REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. - 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.6.

جلد ۳۸ — شمارہ ۲۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

بدر — قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۴۰ روپے، ششماہی ۲۰ روپے، ممالک غیر ۴۰۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک، فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN - 143516

۱۶ر ذی الحجہ ۱۴۰۹ ہجری — ۲۰ر وفا ۱۳۶۸ ہش — ۲۰ر جولائی ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۴ر وفاء (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجز اسنافہ المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ناشر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا:-

"چاہیئے کہ تمہارے سب اعضاء اور تمام قویں خدا کی تابع ہوں۔ اور تم سب ایک ہو کر اس کی اطاعت میں لگو۔" (لیکچر لاہور ص۳)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (الحکم ۱۲ر اپریل سنہ ۱۹۰۱)

"میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کریں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ میں اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ دعا کرتا ہوں اور کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی اور سچی محبت عطا کرے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت ضرور قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔" (شہادت القرآن ص۳۰)

میرزا محمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
۲۰ وفاء ۱۳۶۸ ہش

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں ٭ تیر انداز و! نہ ہونا سست اس میں زینہار
(درثمین)

لمحۂ فکریہ

وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو اور جمیعۃ العلماء کے رہنما مولانا فضل الرحمٰن نے غیر رسمی سمجھوتہ کر لیا ہے کہ یہ انتہا پسند ایک مسلم ملک کی حکومت کی ہیڈ ایک عورت کو سمجھے جانے ہیں اپنے اعتراضات ترک کر دیں گے اور بدلہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف انہیں مہم چلانے کی آزادی ہوگی۔

ہم حق پرست ہیں آج بھی مثل خلیل وقت
ہر سمت جل رہی ہے جفا کار یوں کی آگ

یہ سمجھوتا اصولوں کو چھوڑ کر خود غرضی پر مبنی ہے اور خود غرض آدمی اندھا ہوتا ہے معذرت کے ساتھ کہ

اندھوں کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

تاریخ پاکستان سے یہ بات عیاں ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح ایک با اصول سیاستدان تھے ان کے بعد اکثر حکمران ڈگر سے ہٹ گئے بلکن بعض دریدہ صفت علماء سے متاثر ہو کر جماعت احمدیہ پر برملا مظالم ڈھانے کا وطیرہ اختیار کرتے رہے اور بیشتر کیفر کردار کو پہنچتے رہے یکے بعد دیگرے یہی ہوتا چلا آیا ہے یہ ایک ایسی کھلی کھلی حقیقت ہے جو تاریخ پاکستان پر چھائی ہوئی ہے اور اس کا اعتراف ان کے ہمنوا روزنامہ جنگ نے بھی برملا طور پر کیا ہے کہ:-

"پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ اٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اس مسئلہ کا سہارا لینا چاہا انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے ہمدردی کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے۔ صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خان نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا۔ مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا۔ بلکہ وہ جلد ہی اقتدار سے علیحدہ ہو گئے پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کے لئے اپنی محسن مرزائی جماعت کو [illegible] قرار دیا۔ ایسا کر کے انہوں نے سمجھا کہ یہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب انہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں اور اب وہ تا حیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے۔ لیکن ان کا یہ خیال شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اب جنرل ضیاء الحق صاحب کا دور [illegible] [illegible] الفاظ نہیں کہا [illegible] علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا [illegible] جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار [illegible] ایسا کیوں ہوتا ہے اس کے پس پردہ کون سے [illegible] کا دخل ہے۔ وہ پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ [illegible]"

(روزنامہ جنگ [illegible] ستمبر ۱۹۸۳ء)

[illegible] مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام الٰہی [illegible]

کلام میں اس طرح باندھا ہے کہ

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اک میرا معین
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پر کہ جو کرتا ہے وار
دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

پس محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کو تاریخ پاکستان کے ان ہشا ہدانی حقائق سے ضرور سبق سیکھنا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ یہ بد کردار علماء جن کی نحوست پوری تاریخ پاکستان پر چھائی ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کی مخالفت کی آڑ میں کلمہ طیبہ کو مٹانے اور اس کی توہین کرنے سے بھی باز نہیں آئے ان کی ذات سے کسی خیر کی توقع رکھنا مناسب نہیں ہے۔ ؎ ایں خیال است و محال است و جنون

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو بھی صرف ان زندہ صفت علماء سے مرعوب ہو گئے تھے جن کا مقصد تو ہی فتنہ فساد و منافرت انگیزی اور جماعت احمدیہ پر انسانیت سوز مظالم ڈھانا ہے یاد رہے بھٹو آخر تک جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے پر مطمئن نہ تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:-

"۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب مسٹر بھٹو کلمہ گو جماعت احمدیہ کے افراد کو قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے قرار داد کا مسودہ ہاتھ میں لئے وزیر اعظم ہاؤس سے قومی اسمبلی روانہ ہوئے تو مسٹر بھٹو نے انتہائی نفیس سوٹ پہن رکھا تھا لیکن ان کا دل بجھا بجھا اور دماغ انتہائی بوجھل محسوس ہو رہا تھا۔

میں نے محتاط اور انتہائی مختصر الفاظ میں مسٹر بھٹو سے کہا کہ آج آپ امت مسلمہ کی تاریخ میں انتہائی اہم فیصلہ کا اعلان کرنے والے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک آپ کے ذہن میں اس فیصلہ کے لئے یکسوئی کا فقدان محسوس ہو رہا ہے گویا آپ اتنے بڑے فیصلے کا اعلان کرنے جا رہے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کا خود آپ کو پورا پورا احساس نہیں مسٹر بھٹو بولے۔

"بس یوں سمجھ لو کہ میں گلا کٹانے جا رہا ہوں"

(قومی ڈائجسٹ (سالنامہ) مئی ۲۶ ۱۹۸۳ء)

پاکستان کا بچہ بچہ گواہ ہے کہ مسٹر بھٹو کا ایک ایک لفظ پورا ہوا۔
بہر حال اس میں متعدد سبق آموز باتیں بیان کی گئی ہیں۔ آج پاکستان کے سیاسی لیڈروں کو قائد اعظم قائد اعظم پکارتے ہوئے حلق خشک [illegible] (باقی صفحہ ۱۲ پر)

الحمد للہ حضور انور کی اجازت سے عاجز کو آسٹریلیا کی تقریبات جشن صد سالہ میں مرکز کی نمائندگی کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ لہذا کچھ تاثرات منظوم صورت میں تحریر ہیں۔

"بیت الہدیٰ آسٹریلیا آمدہ آلیا"

بتاؤں کیا تمہیں پیارو مری آنکھوں نے کیا دیکھا
[illegible] دیکھا دیار شرق میں دیکھا
[illegible] ہو یا [illegible] ہو یا غیر جدی
وہ نادر سرزمیں جس کو کہیں نگ [illegible] ڈھونڈتا تھا
مسخر دل کو کرتا ہے جمال گنبد بیضا
خدا کے اس حسین گھر کے منارے کی ہے جو ہر
[illegible] ساری جماعت کا ہے شامل [illegible]
جماعت [illegible] ارشک [illegible]
خدا کا یہ حسیں گھر مرکز رشد و ہدایت ہے

زمیں کے ہر کنارے پر نیا اک معجزہ دیکھا
[illegible] ہر اک دل کو [illegible] دیکھا
ہر اک خط [illegible] پاک کا [illegible] دیکھا
وہاں میں نے عظیم الشان گھر اللہ کا دیکھا
نظر میری پڑی اک بار تو پھر بار بار دیکھا
زہے قسمت [illegible] دلربا دیکھا
کہ میں نے [illegible] دیکھا
خدا کے گھر [illegible] ہم نے [illegible] دیکھا
ہر اک [illegible] دیکھا

یہاں قسمت بیدار ہوگی ابن مریم کی پذیرائی
کہ میری سرزمیں آسٹریلیا کے نام ہی سے "الہیہ" دیکھا

[illegible] شکیل احمد صاحب منیر اور ان کی بیگم [illegible] عنبر انور نے بیت الہدیٰ لکھا ہے۔
[illegible] بشیر احمد تحریک جدید [illegible]

خدا یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ بڑے زور آور حملوں سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو دنیا پر ثابت کر دکھائے گا

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی محبت اور وفا کرتے ہو تو زمین پر خدا کی عبادت کو قائم کرو

جماعت احمدیہ تمام دنیا میں نماز کے جہاد میں مشغول ہو جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ کل نہیں آج

آپ یہ مباہلہ جیت چکے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

(مرتبہ: عرفان احمد خان)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور فرماتے ہیں۔ احمدیوں نے جب سے مباہلہ کا یہ چیلنج سنا ہے مدتوں کے دکھے ہوئے دلوں کو اپنے دل کا غبار نکالنے کا موقع مل گیا ہے۔

وہ جگہ جگہ ان سب کو جوان سے تمسخر کیا کرتے تھے۔ مل مل کر ان کے گھروں تک جاکر یہ چیلنج پیش کر رہے ہیں اور وہ احمدی کامل یقین کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ فیصلہ کا دن آنے والا ہے۔

پھر حضور فرماتے ہیں کہ آپ اس مباہلہ کو صرف اس رنگ میں استعمال نہ کریں۔ کہ گویا آپ کا دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اور آپ اپنی ذمہ داری کسی دوسرے کے سر ڈال دیں اور یہ کہہ کر کہ مباہلہ ہو گیا ہے۔ آپ بری الذمہ ہو جائیں۔ میں اس پہلو پر اب روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ مباہلہ کے بعد ہم سب کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ہماری جماعت کو اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنا ہوگا۔ اور وہ ذمہ داری خدا تعالیٰ نے مجھے رویاء میں دکھائی ہے۔

”میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں ایک خطبہ دے رہا ہوں اور مخاطب کون ہیں کتنے ہیں۔ کہاں ہیں پیش نظر نہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کل عالم کی جماعت کو میں خطبہ میں مخاطب کر رہا ہوں۔ اور وہ جماعت سامنے بیٹھی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی۔ اور خطبہ اس قوت کے ساتھ خود بخود جاری ہے جس طرح بھرپور دریا بلندی سے پہاڑ کی طرف قوت سے بہتا ہے۔ میں پوری قوت کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ عبادت کرو اور عبادت کے حق قائم کرو ــــ نمازیں پڑھو ــــ اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی وجہ سے تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ گے تو یہ خیال غلط ہے۔ تم جب تک زمین پر خدا کی عبادت کو قائم نہیں کرو گے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم آسمان پر بھی نجات یافتہ نہیں لکھے جاؤ گے۔ اس لئے زمین پر عبادتوں کو قائم کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ خدا کی عبادت کو از سر نو قائم کریں۔ اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خادم ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی وفا کرتے ہو تو زمین پر اس خدا کی عبادت کو قائم کرو جو آسمان پر ہے۔ پھر میں بھی تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم آسمان پر خدا کے عبادت گزار بندوں میں لکھے جاؤ گے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی نجات یافتہ جماعت میں داخل ہو گے۔“

حضور نے فرمایا۔ میرے اس خواب کا مباہلہ سے گہرا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا معاملہ جماعت کی سچائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس اپنے اعمال میں تقدس اور پاکیزگی پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کے تعلق میں وہ روابط پیدا کرو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کئے اور جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس تقدس اور رابطہ کی جان نماز ہے۔

میں اس پہلو سے دنیا کی جماعتوں کو مخاطب کرتا ہوں کہ جہاں جماعت میں عبادت میں کمزوری ہے وہاں اس کو دور کریں۔ اسلام عبادت کے معاملہ میں جو تقاضے احمدیت سے کرتا ہے۔ ان کو ہر حال میں پورا کرنا ہوگا۔ اور تمام دنیا میں عبادت کے معیار کو بڑھانا ہوگا

محض اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور آپ کے عہد وفا پر اعتماد کرتے ہوئے میں کامل یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ جب میں خدا کے نام پر آپ سے نمازوں کے لئے کہوں گا۔ تو یقیناً آپ اپنی عبادت کے معیار کو بلند کریں گے اور دنیا سے ابراہیمی طیور کی طرح خدا کی پاک روحیں دوڑتی چلی آئیں گی۔ اور لبیک لبیک کی آوازیں بلند ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اور دنیا کے ہر کونے میں احمدی کی نماز کا معیار بلند ہونا شروع ہو جائے گا۔ انشاءاللہ

یہ مباہلہ اس شان سے بھی پورا ہوگا کہ نمازوں کے ذریعہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ سے قوت اور برکت پائے گی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ہر رنگ میں تائید نازل ہوگی۔ پس مجھے یقین ہے کہ جب اس خطبہ کے نتیجہ میں جماعت پوری دنیا میں نماز کے جہاد میں مشغول ہو جائے گی تو خصوصیت سے خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔ اور نماز میں دعاؤں کی توفیق ملے گی۔ اور پھر ان دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگیں گے۔ پس چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بڑھ کر عبادت کی طرف متوجہ ہوں۔ تا اس زمین پر عبادت کرنے والے کے دل سے ایک نالہ اٹھے جو بلند ہو کر آسمان سے اپنا تعلق قائم کرے اور آسمان کی رحمت کا رس چوسنے لگے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کل نہیں آج آپ مباہلہ جیت چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تمام دنیا پر ثابت کر دکھائے گا میں امید کرتا ہوں کہ تمام احمدی گھروں میں خصوصیت کے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

۱

قسط چہارم

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے تاثرات

صد سالہ جشن تشکر کے پہلے دن کی سرگزشت ایک خادم کی زبانی

دنیا بھر کی جماعتوں سے جہاں صد سالہ جوبلی کی تقریبات کی انتہائی خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں وہاں کچھ پاکستان میں حکام کی تنگ دلی اور مولویوں اور ان کے چیلے چانٹوں کی حد درجہ کی بد خلقی اور گھٹیا پن کے نمونے بھی سننے میں آ رہے ہیں چنانچہ پنجاب کے اضلاع میں جشن تشکر کے متعلق حکم امتناعی کی خبریں تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں اسی ضمن میں جماعت کی دوسری صدی کے پہلے دن یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ایک خادم کے ساتھ بیتنے والی کہانی اسی کی زبانی سنیئے۔

مکرم صفدر علی وڑائچ قائد ضلع سرگودھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے نام اپنے خط میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"ہمارے دورہ کا پروگرام چک ۴۶ شمالی سرگودھا سے تہجد کے پروگرام سے شروع ہوا۔ میرے ساتھ برادرم الطاف احمد صاحب بھی تھے وہاں سے فارغ ہو کر ہم صبح ۹ بجے کے لگ بھگ سرگودھا شہر پہنچے وہاں مسجد احمدیہ میں جماعت نے ۲ دیگیں پکوانے کا انتظام کیا ہوا تھا جو وہاں سے دیگچوں میں رکھ کر جماعتوں میں بھجوائی جانی تھیں تاکہ وہاں تقسیم کی جائیں ہم نے وہاں چند کارکنان کی تصویریں اتاریں۔ اسی اثنا میں مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ قائد سرگودھا شہر نے فرمایا کہ ایک بالٹی میں چاول ڈال کر ان کے گھر لے جائیں، وہاں بیٹھیں گے بھی اور اکٹھے کھانا بھی کھا لیں گے چنانچہ ہم چاولوں کی بالٹی موٹر سائیکل پر رکھ کر وہاں سے روانہ ہوئے ابھی مسجد سے باہر سڑک پر آئے ہی تھے کہ ایک غنڈہ نے جو وہاں کھڑا تھا ہمیں دھکا دے کر نیچے گرا دیا (بعد میں معلوم ہوا کہ اسے مولوی اکرم طوفانی نے بھجوایا ہوا تھا) اور شور مچانا شروع کر دیا کہ قادیانی کافر اپنے مندر سے چاول لے کر مسلمانوں میں تقسیم کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ شور سنتے ہی دیکھتے ہی دیکھتے چالیس پچاس غنڈے اکٹھے ہو گئے اور ہم پر پل پڑے اور ہمیں بہت زدوکوب کیا پھر تانگہ میں سوار کر کے تھانہ لے گئے وہاں جا کر شکایت کی کہ انہوں نے چاول تقسیم کئے ہیں چنانچہ پولیس نے ہمیں گرفتار کر کے حوالات میں ڈال دیا۔ اسی دوران ہمارے ایک اور خادم مکرم شوکت علی بٹ صاحب کو جو مسجد میں جمع شدہ اطفال اور ناصرات کے لئے مٹھائی لے کر جا رہے تھے غنڈوں نے پکڑ لیا۔ اور مٹھائی سمیت تھانہ میں لے آئے پولیس نے انہیں بھی ہمارے ساتھ تھانہ میں بند کر دیا۔

کچھ دیر کے بعد سٹی مجسٹریٹ تھانہ میں آ گئے پہلے انہوں نے ان تفصیلوں کی باتوں کو سنا پھر ہماری روئیداد سنی، وہ شریف النفس معلوم ہوتے تھے انہوں نے تھانہ والوں کو ہدایت کی کہ احمدیوں کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہ کی جائے۔ شام پانچ بجے کے لگ بھگ ایک اور احمدی نوجوان انور علی صاحب کو جو سمندری سے اپنے گھر جا رہے تھے غنڈے لے کر تھانہ لے آئے۔ ان کے پاس ہفت روزہ لاہور کا ایک شمارہ تھا غنڈوں نے کہا کہ لٹریچر تقسیم کر رہا تھا۔ اس طرح شام تک تھانے کی حوالات میں ہم چار احمدی اکٹھے ہو گئے۔

پولیس والوں نے ہم سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو ہم کچھ مٹھائی کھا لیں ہم نے کہا کہ ضرور بلکہ تمام حوالاتیوں میں کہ دیا کر تقسیم کر دیں۔ چنانچہ صد سالہ جشن تشکر کی مٹھائی پولیس کے ملازمین اور حوالاتیوں میں تقسیم کی گئی اسی دوران ہم نے اس سب کو [illegible] جو کچھ ہارہ [illegible] احمدیہ جشن تشکر صد سالہ [illegible] کی [illegible] بھی دلچسپی سے سنا۔

شام کو مولوی صاحبان اکٹھے ہو کر تھانہ آ گئے اور مطالبہ کیا کہ ہم چاروں پر زیر دفعہ ۲۹۸/c مقدمہ درج کیا جائے مگر پولیس انسپکٹر نہ مانا اس پر انہوں نے کچھ دیر تھانہ میں شور مچایا اور پھر چلے گئے۔ رات بارہ بجے ہمیں حوالات سے آزاد کر دیا گیا اور گھروں کو جانے کی اجازت دی گئی۔"

اس طرح صد سالہ جشن تشکر کے دن ہمارے چار بھائیوں کو صبح دس بجے سے رات بارہ بجے تک یعنی چودہ گھنٹے دین کی خاطر جیل کاٹنا پڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ان بھائیوں کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات اور حسنات سے نوازے آمین۔

رشید احمد چوہدری پریس سیکرٹری

صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام

از روئے نشانات سورج گرہن چاند گرہن

مندرجہ عنوان پر مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی ایک تازہ اور دلچسپ معلوماتی تصنیف ہے۔ ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔

پیشکش :- ادارہ حفیظ الاسلام ۶۴۳-۳-۱۱

MUGHAL PLAY GROUND
HYDERABAD A-P
Pin -- 500001

یہ تصنیف مدلل لطیف اور ایمان افروز ہے اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور آپ کے اہل و عیال، والدین اور بھائی بہنوں کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا رہے آمین۔ (ایڈیٹر)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور (صفحہ ۳)

کے ساتھ اس طرف توجہ دی جائے گی۔ میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ وہ رمضان جو ابھی چند دن پہلے اگر گذر گیا عبادت کے لحاظ سے دوبارہ ہر احمدی کے گھر میں لوٹ آئے گا اور وہاں ٹھہر جائے اور واپس جانے کے لئے نہیں آئے گا۔ اور جہاں تک عبادتوں کا تعلق ہے۔ یہ رمضان دائمی ہو گا اور کبھی احمدی گھروں کو چھوڑ کر واپس نہیں جائے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اگست ۱۹۸۸ء)

احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

میں مہمانوں کے ٹھہرنے کی جگہ نہیں

احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد میں اطراف و اکناف سے آئے ہوئے احمدی احباب ایک دو روز قیام فرماتے ہیں، اور مشن کی گیسٹ روم میں ٹھہرنے کی جگہ تھی لہذا ایک دو روز ان کا قیام بھی ممکن تھا لیکن اب یہ گیسٹ روم کو نمائش کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جس میں سلسلہ کی قیمتی کتب اور نمائش کا ضروری سامان رکھ دیا گیا ہے لہذا الیسا احباب جو حیدرآباد تشریف لائیں وہ [illegible] کی خاطر کے قیام کا انتظام مشن ہاؤس میں نہیں ہو سکے گا امید ہے کہ احباب اپنے قیام کا انتظام کر آیا کریں گے۔

تو حید الدین شمس [illegible] انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

بھوبنیشور میں صوبہ اڑیسہ کا احمدیہ صد سالہ جشن تشکر

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور وزیر اعلیٰ اڑیسہ کی شرکت

ٹی۔وی۔ ریڈیو اور اخبارات میں احمدیت کا ایمان افروز چرچا !!!

رپورٹ مرتبہ :۔ مکرم مولوی شیخ عبد الجلیل صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

مرکزی منظوری کے مطابق ۱۱ر جون ۱۹۸۹ء کو بھوبنیشور میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کا عظیم الشان جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

استقبالیہ کمیٹی

اس صوبائی جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بھوبنیشور میں ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جس کا چیرمین مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب صدر صوبائی تبلیغ کمیٹی بنائے گئے کام کی صحیح دیکھ بھال کے لئے متعدد سب کمیٹیاں تشکیل دی گئی اور خدا کے فضل سے تمام کمیٹیوں نے اپنا اپنا کام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل کیا۔

مہمانان کرام

اس جلسہ کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کو مدعو کیا گیا تھا چنانچہ موصوف بذریعہ طیارہ ۱۰ر جون صبح ۸-۴۰ پر بھوبنیشور وارد ہوئے۔ صوبہ اڑیسہ کے مختلف مقامات سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا لیڈرہ موصوف کو سٹیٹ گیسٹ ہاؤس لایا گیا کیونکہ سابق کی طرح اس سال بھی موصوف سٹیٹ گیسٹ مقرر ہوئے تھے۔

۱۰ر جون کو ہی محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی دہلی سے اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس حیدرآباد سے تشریف لائے آپ کے علاوہ اڑیسہ کلکتہ حیدرآباد۔ ٹاٹا سے متعدد مہمانان اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے اور گیارہ جون کو صوبہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں سے ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے۔ بعض جماعتوں مثلاً کیرنگ کوسٹ پلہ سنکل کرڈاپلی سورو کی طرف سے احباب کثیر تعداد میں اسپیشل بسوں اور ٹرکوں اور لاریوں کے ذریعہ جلسہ گاہ میں پہنچے

جلسہ گاہ

اس صوبائی جلسہ کے لئے بھوبنیشور کا ائیر کنڈیشن ہال "سوچنا بھون" بک کیا گیا۔ مکرم عبد القادر خان صاحب اور ان کے ساتھیوں نے سوچنا بھون کے سامنے ایک شاندار گیٹ تیار کروا کر جلی حروف میں "احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ" لکھا ہوا تھا نصب کیا۔ اسی طرح مکرم عبد الرحیم خان صاحب نے مسجد احمدیہ کے عقب میں وسیع و عریض میدان میں خیمے نصب کئے اور جملہ مہمانوں کو دوپہر اور شام کو کھانا تیار کر کے کھلایا۔

اشتہارات

جلسہ کے لئے اخبار بدر کے علاوہ یہاں متعدد لوکل اخباروں میں خبریں شائع کروائی گئیں اور ہزاروں کی تعداد میں دعوتی کارڈ اور ہینڈبل چھپوا کر تقسیم کئے گئے

پریس کانفرنس

مورخہ ۱۲ر جون شام ساڑھے چار بجے سرکاری گیسٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس بلائی گئی۔ اس میں ۱۴ اخبار کے نمائندے شریک ہوئے اور ۶ بجے تک یہ کانفرنس جاری رہی پریس نامہ نگاران نے مختلف قسم کے سوالات کئے جن کا جواب دیا گیا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی معاونت کے لئے مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب موجود رہے اسی طرح مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے بھی اس میں شرکت کی اس کانفرنس کا بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے دن تمام اخبارات والے جلی حروف میں احمدیت کے بارے خبریں شائع کرتے رہے اس طرح صوبہ اڑیسہ اور اس کے باہر کروڑوں انسانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اخباروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں (۱) سماج۔ (۲) سمباد (۳) کلنگ ہیل (۴) سوراج (۵) دہری تری (۶) کورو کیشتر (۷) برق لیبی (۸) جنی سماشا (۹) تہری شکتی (۱۰) ہندوستان ٹائمس (۱۱) اسٹیٹسمین (۱۲) انڈین ایکسپریس (۱۳) اڑیسہ ٹائمس (۱۴) امرت بازار پتریکا (۱۵) پیرگتی باد اور ایک اردو اخبار نے بھی کلکتہ سے جلسہ کے بارہ میں خبریں شائع کیں۔

ٹی وی۔ ریڈیو پروگرام

اسی طرح جلسہ گاہ میں جلسہ کی کارروائی کو کٹک ٹی۔وی نے ریکارڈ کیا اور ۱۲ر ۶ر ۸۹ کی شام ۳۰-۷ کے اڑیسہ نیوز میں جلسہ کی کارروائی مختصر طور پر دکھائی گئی اور ۱۳ر ۶ر ۸۹ کی صبح کٹک ریڈیو پر جلسہ کی خبر سنائی گئی۔

جلسہ کی کارروائی

مورخہ ۱۱ر جون کو ٹھیک ۱/۲ ۹ بجے جلسہ کی کارروائی محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم شمس الغنی خان صاحب معلم وقف جدید نے تلاوت کی جس کا اڑیہ ترجمہ سنایا گیا اردو نظم مکرم سید ابو نصر تفسیر احمد صاحب نے پڑھی اس جلسہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مہمان خصوصی تھے اس لئے سب سے پہلے مکرم جناب ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب نے حضرت میاں صاحب کے اعزاز میں ایڈریس پیش کیا اس کے بعد مکرم نور الدین امین صاحب قائد بھوبنیشور نے اڑیہ زبان میں احمدیت کے تعارف کے بارہ میں تقریر کی ازاں بعد مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا آپ کی تقریر کے وقت سوچنا بھون کے نیچے اور اوپر کی گیلری کے تمام حصے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے لوگوں کو جگہ نہ ہونے کے سبب سے کثیر تعداد میں احباب باہر کھڑے ہو کر کارروائی سماعت فرما رہے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمایا کہ ہم اس وقت ایک صدی ختم کر کے دوسری صدی میں قدم رکھ رہے ہیں اور صد سالہ جوبلی جلسہ منا رہے ہیں آج کی تقریب کے دو حصے ہیں۔

(۱) جماعتی تربیت

(۲)۔ تبلیغ

۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں جماعت کی بنیاد قائم کی اس وقت صرف ۴۰ آدمیوں نے بیعت کی آپ نے جب براہین احمدیہ لکھی تو لوگوں نے اس پر ریویو لکھے اور آپ کی بڑی تعریفیں کیں لیکن جب خدا کی طرف سے خبر پا کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دعویٰ کیا تو لوگ آپ کی مخالفت کرنے لگے اس زمانہ میں آپ کی بڑی مخالفت ہوئی اس زمانہ میں خدا نے آپ کو بتایا کہ ـــ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

خدا کے فضل سے آج جماعت ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور ۱۲۰ ممالک میں پھیل گئی ہے الحمد للہ۔

پھر خدا نے بتایا کہ ـــ

"خدا تجھے برکت پر برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

پہلی مرتبہ یہ پیشگوئی گیمبیا کے گورنر جنرل کے احمدیت قبول کرنے سے پوری ہوئی اس کے بعد متعدد بادشاہ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں آپ نے متعدد مثالیں دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ثابت کیا اس موقعہ پر آپ نے حضرت برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ اور صاحبزادہ حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کابل کا تفصیل سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سال ہم نے ۱۰۰ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنا ہے اور تاحال ۵۵/۵۶ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے ابھی تو کام

کی ابتداء ہے ہمیں بہت آگے جانا ہے اس لئے ہمیں تیاری کرنی ہوگی جب یہ نئی صدی شروع ہوئی تو اہلاً حضور کو السلام علیکم کہا گیا۔ چنانچہ پہلی صدی شروع ہوتے ہی جو رپورٹ آئی افریقہ سے ایک دن میں تیرہ ہزار لوگوں نے بیعت کی لہذا اس صدی میں جماعت ترقی کرے گی اس لئے ضرورت ہے کہ آپ قرآن پڑھیں اور بچوں کو صحیح رنگ میں تربیت کریں اور قدم قدم پر قرآن پڑھائیں اور کلمہ طیبہ کی خاطر اپنی زندگی گزاریں اگر جان دینی پڑے تو جان دے دیں اس جلسہ کے بعد آپ یہ نہ سوچیں کہ اب کام ختم ہو گیا بلکہ اب کام شروع ہو گیا ہے اس کے بعد مکرم محمود خان نے اڑیہ زبان میں ایک نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور خاکسار شیخ عبد العلیم نے "اسلام اور امن عالم" پر تقاریر کیں۔ آخر میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے صدارتی خطاب فرمایا اور صوبائی صد سالہ جوبلی کا پہلا اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ دن کے ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

اس کے بعد احباب جماعت اور تمام مہمانوں کو مسجد کے احاطہ میں کھانا کھلایا گیا۔ نماز ظہر اور عصر پڑھی گئی اس کے بعد ساڑھے ۴ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ٹھیک ساڑھے ۴ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے کی اور نظم مکرم سید داؤد احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم شمس الحق خان صاحب معلم کی تھی آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کی اصل ایک ہے سب کو مل جل کر رہنا ہے۔ دوسری تقریر مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی موعود اقوام عالم پر تھی آپ نے نہایت مخصوص انداز میں تقریر شروع کی آپ نے تمام مذاہب کی کتابوں سے حوالہ جات پیش فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔

وزیر اعلیٰ اڑیسہ کی تشریف آوری

اس جلسہ میں تشریف لانے والے

محترم جانکی بلبھ پٹنائک وزیر اعلیٰ اڑیسہ ٹھیک ساڑھے ۵ بجے تشریف لے آئے محترم وزیر اعلیٰ کی گلپوشی کی گئی اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب صدر صوبائی نے اڑیہ زبان میں وزیر اعلیٰ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اس کے بعد خاکسار عبد العلیم کی اڑیہ زبان میں ایک مختصر تقریر ہوئی۔ عنوان تھا۔ "امام مہدی کا ظہور مختلف مذاہب کی کتابوں کی رو سے" اس کے بعد مکرم ڈاکٹر شیخ شمس الحق صاحب قائد علاقائی اڑیسہ نے اڑیہ زبان میں جنت اور دوزخ کے بارہ میں اسلامی نظریہ بڑے اچھے رنگ میں پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم روشن احمد خان نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ازاں بعد مکرم وزیر اعلیٰ صاحب نے جماعت احمدیہ کے انتظام کے تحت بہت سے غریبوں کو کپڑے تقسیم کئے اور اپنی تقریر شروع کی۔

آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب ہمارے ملک ہندوستان میں پیدا ہوئے ان کو ماننے والے احمدی کہلاتے ہیں اس وقت ان کو ماننے والے دو کروڑ سے زائد احمدی پائے جاتے ہیں میں احمدیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں یہ لوگ امن پسند ہیں اور سب لوگوں کے ساتھ بھائی بھائی ہو کر رہتے ہیں۔ میری جائے پیدائش کے ساتھ ساتھ احمدیوں کی بڑی بڑی بستیاں ہیں اور میں جس علاقہ میں الیکشن میں کھڑا ہوتا ہوں وہاں بھی بڑی جماعتیں قائم ہیں احمدی احباب جب بھی مجھے بلاتے ہیں میں ان کے کاموں میں شرکت کرتا ہوں اور ان کی باتوں کو سمجھتا ہوں اور ان کی مشکلات کی دوری کے لئے کوشاں ہوں۔ اب بھوبنیشور میں احمدیوں کو ایک مستقل قبرستان دیا گیا ہے اور بھی ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے جگہ دی جائے گی جہاں وہ عبادت گاہ مقبول اور آفس وغیرہ بنا سکیں آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں چاہئے کہ یونیورسٹی اور کالج کے تعلیم یافتہ لوگ ان کی کتابوں کا مطالعہ کریں اس وقت یہ جماعت سو زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کر رہی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اڑیہ ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ جب قرآن مجید چھپ کر آجائے گا تو ہمیں چاہئے کہ کثیر تعداد میں اسے خریدیں اور پڑھیں خود تمام لائبریریوں میں رکھیں

اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا صوبہ اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے پٹنائک بابو جیسا منکسر المزاج وزیر اعلیٰ عطا کیا ہے اس لئے آپ لوگ خوش نصیب ہیں آپ نے فرمایا جو بھی احمدیت کو قریب سے دیکھے گا وہ قریب آئے گا آج ہی ایک اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے بڑے اچھے رنگ میں احمدیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ امریکہ میں U.N.O کی تنظیم میں احمدیہ کتب رکھی گئی ہیں یہاں بھی رکھنی چاہئیں اس سے بہت فائدہ مل سکتا ہے آپ نے فرمایا اس بھارت ورش میں بہت سے اوتار آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو یہاں پیدا کیا آپ کوئی نیا مذہب نہیں لائے بلکہ اسلام کی اصل تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا آج کے اس اجلاس میں غریبوں کو جو کپڑے دئے گئے ہیں یہ کوئی دکھاوا نہیں ہے اور نہ ہی سیاست بلکہ یہ ہمارے مذہب کا حصہ ہے حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پڑوس میں اگر کسی ہندو کے گھر آگ لگی ہے اور کوئی یہ سوچ کر آگ نہیں بجھاتا کہ یہ ایک ہندو کا گھر ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے آپ نے بتایا کہ بحیثیت مجموعی ہم حکومت کے وفادار ہیں حکومت کے خلاف ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں ہو سکتا حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا ہر احمدی جس ملک میں رہتا ہے اس ملک کے لئے قیمتی سرمایہ ہے آپ نے فرمایا حضرت مرزا صاحب نے اپنی وفات سے قبل ۱۹۰۸ء میں پیغام صلح کی کتاب لکھی اور اس میں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنے کی تلقین کی آپ نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کے قدم قدم پر خدا کی مدد شامل حال ہوتی تھی۔ قادیان میں لالہ ملاوامل T.B میں بیمار تھے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا۔ لالہ صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب آپ میرے لئے دعا کریں چنانچہ مرزا صاحب نے دعا کی آپ کو بتایا گیا کہ ان کو شفا ہوگی چنانچہ ایک سو پانچ سال تک لالہ صاحب زندہ رہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ بعد میں اکیلے نہیں

مجتمع خداؤں کی عزت کو دنیا میں قائم کر دیتا ہے۔

میں اس موقع پر احمدیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنا اچھا نمونہ قائم کرو اور اپنے نمونہ کے ذریعہ دوسروں کے دل جیت لو۔

اس کے بعد رات کے ٹھیک پونے ۸ بجے یہ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس جلسہ میں ڈائریکٹر ہلسٹ گئے۔ پولیس کے اسٹاف، اور دیگر ہندو اور مسلمان کثیر تعداد میں شامل ہوئے تھے

احمدیہ بک اسٹال

ٹاؤن ہال بھون کے گیٹ کے سامنے خدام نے احمدیہ بک سٹال لگایا۔ خدا کے فضل سے کافی کتابیں فروخت ہوئیں اور بہت سی کتابیں مفت تقسیم کی گئیں۔

قیام بھوبنیشور کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب بعض احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے اسی طرح $\frac{6}{89}$/۱۲ کی شام کو کرڈاپلی کے لئے روانہ ہوئے $\frac{6}{89}$/۱۳ کو نیکالی اور کٹک ہوتے ہوئے بھوبنیشور پہنچے $\frac{6}{89}$/۱۴ کو سورو اور سعدرک کا دورہ کیا اور ۱۵ اور ۱۶ کو کیرنگ کا دورہ کیا۔ ۱۶ کی شام کو بھوبنیشور میں ایک اخباری نمائندہ سے کافی دیر بات چیت ہوئی اخباری نمائندہ بہت متاثر ہوا۔

تربیتی اجلاس

$\frac{6}{89}$/۱۶ کی رات مسجد احمدیہ بھوبنیشور میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب کیا دوسرے دن $\frac{6}{89}$/۱۷ کی صبح ۹ بجے بذریعہ طیارہ دہلی کے لئے پرواز کی۔

خدا سے دعا ہے کہ اس جلسہ کی برکت قائم رہے اور لوگوں کو ہدایت نصیب ہو آمین۔

درخواست دعا

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد سلسلہ کے بڑے مفید وجود ہیں ان دنوں علیل ہیں موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

- محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب انور اول جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت اپنی اہلیہ صاحبہ اور صاحبزادی شاہدہ تنویر احمد صاحبہ شرکت کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھے حامی و ناصر ہو آمین۔ (ادارہ)

تیسری اور آخری قسط

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیت اللہ تعالیٰ کا کامل عبد ہونے کے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء

عشق الٰہی

اس بات کا ثبوت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عبد کامل تھے۔ آپ کی سیرت طیبہ کے ان اوراق پر نظر کرنے سے بھی ملتا ہے جو آپ کے عشق الٰہی کی حسین داستانوں سے رنگین ہیں یوں ہزاروں اور لاکھوں عابدین اور شاکرین نے خدا کی محبت کے شربت پیئے ہیں مگر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے عشق میں جو صدق و وفا دکھایا آج بھی اس کی مثال نایاب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق الٰہی کی داستان غار حرا سے شروع ہوئی اور ۲۳ سال کے زمانہ پر محیط ہو گئی آپ کی یہ ۲۳ سالہ عاشقانہ زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے اس طرح معمور ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے قابل تقلید نمونہ قرار دے دیا اور اسے بڑی عزت اور عظمت بخشی چنانچہ فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کہ اے رسول کہہ دو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھے تو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر گامزن ہو جاؤ کیونکہ بجز اس راہ کے اور کوئی راہ نہیں کہ تم خدا کی محبت کو حاصل کر سکو بلکہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔

احباب کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی کیوں کر بندگان خدا کے لئے اسوہ قرار پایا اور کیونکر خدائے عزوجل کو یہ عدل پسند آیا اس کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

شرک اور بتوں کی حکومت دنیا کے چپہ چپہ پر چھائی ہوئی تھی خشکی اور تری ہر دو میں اس کی جڑیں انتہائی مضبوطی کے ساتھ قائم ہو چکی تھیں خدا تعالیٰ نے خود اس کی تصدیق کی ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کہ وہ ایسا زمانہ تھا کہ خشکی اور تری غرض ہر جگہ فساد ہی فساد تھا خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ دنیا پر یہ زمانہ مزید لمبا ہو اس لئے فیصلہ کیا کہ شرک اور کفر کی حکومت کو دنیا سے نیست و نابود کر دے اور اس کی جگہ پر خالص توحید کی حکومت کو قائم کرے اس غرض کے لئے اس نے ایک کامل نظام شریعت کو تشکیل دیا جس میں بتوں کی حکومت کے استیصال اور توحید کے قیام کے اصول و قوانین کو انتہائی تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور پھر اس نظام شریعت کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھا تاکہ وہ اسے دنیا میں نافذ کریں۔ انہوں نے اسے دیکھا اور کمزور کی اپنی قوتوں کا جائزہ لیا۔ اپنے آپ کو بے بس پا کر کانپ اٹھے اور خدا تعالیٰ کے روبرو اسے اٹھانے سے انکار کر دیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود بیان کیا کہ:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا۔

یعنی ہم نے کامل نظام شریعت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔

چونکہ خدا تعالیٰ اس نظام شریعت کو نافذ کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس لئے اس نے پھر اپنے بندوں پر نظر ڈالی اس نے دیکھا کہ ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں اس کا ایک بندہ اس کی محبت میں تڑپ رہا ہے اس نے اسے اس کام کے لئے منتخب کیا اور اس کے سامنے اس نظام شریعت کو رکھ دیا۔ اس کے بعد کیا ہوا خدا تعالیٰ کے ہی الفاظ میں سماعت کیجئے فرماتا ہے:-

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا

(احزاب آیت ۷۳)

کہ میرا بندہ جو پہلے ہی میری محبت میں دیوانہ ہو رہا تھا بنا کسی انجام کی پرواہ کئے اس نظام شریعت کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیا اور اپنے محبوب کا تحفہ سمجھ کر اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور اس پر دل و جان سے فدا ہو گیا۔

احباب کرام جانتے ہیں یہ نظام شریعت کیا تھا یہ خدائے ذو الجلال والاکرام کا کلام قرآن مجید تھا اور وہ تنگ و تاریک کوٹھڑی غار حرا تھی اور خدا کی محبت میں سرشار بندہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اب شریعت اسلامیہ کا نفاذ آپ کے ذمہ تھا شرک کا استیصال اور قیام توحید کا عظیم الشان کام آپ کے سپرد تھا کام شروع ہوا۔ آپ تنہا توحید کا علمبردار تھا اور شرک کی تمام آہنی قوتیں اس کے بالمقابل تھیں۔ سخت مقابلہ ہوا مکہ کی گلیوں میں آپ نے نعرہ ہائے توحید بلند کیا اس کے نتیجہ میں بتوں کے پرستاروں نے عاشق الٰہی کو سخت ایذائیں دیں ۱۳ سال تک خدا کے دشمنوں نے اللہ کے اس بندے کو اللہ کی محبت کے جرم میں ہر وہ دکھ جو وہ دے سکتے تھے دئے راستے میں چلنا پھرنا حرام کر دیا۔ محبت کے جرم میں ہر وہ دکھ جو وہ دے سکتے تھے دئے راستے میں چلنا پھرنا حرام کر دیا پیچھے سے آوازیں کسیں جسم مبارک پر کوڑا کرکٹ پھینکا جب خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرے تو غلاظت سے بھری اوجھڑی پیٹھ پر رکھ دی غرض خدا کی محبت کے پاداش میں ہر شکے دکھ جھیلے۔ بڑی محنت اور جانفشانی سے غریبوں کی ایک جماعت توحید کا دم بھرنے والی تیار ہوئی بتوں کے پجاریوں نے ان سے انتہائی بے رحمانہ سلوک کیا تپتی ریت پر لٹایا جبر اور تنگ کی تکلیفیں دیں۔ اکثر کا قتل کر دیا اور اکثر کو بے وطنی کی زندگی جینے پر مجبور کر دیا ان کے مال و اسباب لوٹ لئے اور وہ بھی صرف اس جرم میں کہ وہ بھی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خدا کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے اپنے ساتھیوں کی یہ حالت خدا کے اس عاشق صادق نے اپنی آنکھوں سے دیکھی مگر قربان جائیے اس عشق و محبت پر کہ ہر تکلیف پر آپ کا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا گیا محبوب کی حکومت کے قیام کے لئے آپ کی سرگرمیاں اور تیز تر ہوتی گئیں اہل مکہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ کسی طرح توحید کی منادی کا زور ٹوٹ جائے مگر زوالیں کے خاتم کے سامنے ایک نہ چلی تھک کر مصالحانہ تجویز پیش کی کہ آپ ہمارے بتوں کو پوج لیں اور ہم آپ کے خدا کو پوج لیں گے اس طرح دونوں کا مقصد حل ہو جائے گا۔ محبت کا کرشمہ دیکھئے اور عشق کی قوت دیکھئے جواب دیتے ہیں:-

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ

(الکافرون)

کہ اے کافرو! سنو تو میری غیرت ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں اپنے محبوب مولا کی موجودگی میں کسی اور کی عبادت کروں یہ بے غیرتی تو تمہارے بتوں کی پیدا وار ہے انہوں نے تمہارے دلوں میں پیدا کر دی اور یوں تمہارے عمل سے [illegible] کہ تم بھی میرے معبود برحق کی [illegible] نہیں کرتے ہو عاشق خدا کے [illegible] جواب نے اہل مکہ کے تن بدن میں آگ لگا دی ظالموں نے ظلم کا دروازہ اور کشادہ کر دیا۔ سوشل بائیکاٹ کیا شعب ابی طالب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ محصور ہو گئے ایک ایک قطرہ پانی کے لئے ترسا دیا ان ظالموں نے بڑی قیمتی جانیں تلف ہو گئیں بھوک اور پیاس سے۔ معصوم بچوں نے ایک ایک قطرہ دودھ کے لئے ماؤں کے سینوں سے چمٹ کر بلک بلک

کر گزرا! آخر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور اس ظلم سے رہائی ملی شرک اور کفر کے خلاف وعظ پھر شروع ہوا بتوں کے پرستار بتوں کے خلاف اس آمد کے سیلاب سے تاب نہ لا سکے جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو عورت مال اور سرداری کی کرسی آپ کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے بتوں کے خلاف وعظ بند کر دیں اور بند کر دیں نعرہ ہائے توحید کی صدا کو چونکہ اہل مکہ کا اندازہ غلط تھا اس لئے یہ تجویز بھی کام نہ آئی آپ نے انہیں جواب دیا کہ تم نے جو چیزیں پیش کی ہیں ان کی کیا حقیقت اس سے آگے بڑھو اور سورج اور چاند کو لا کر میرے ہاتھوں پر رکھ دو تب بھی میں اپنے محبوب کے گھر کو ہی الاپوں گا اسی کے نام کا جاپ کروں گا اور دم آخر تک اُسی کے نام کو بلند کروں گا۔

قریش مکہ کا اب سارا جسم جل اُٹھا انتقام کی آگ پوری قوت کے ساتھ بھڑکی انہوں نے فیصلہ کیا کہ خدا کے اس دیوانے کو قتل کر دو نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ منصوبہ تیار ہوا مگر خدا نے فضل کیا اور یہ منصوبہ بھی کامیاب نہ ہو سکا مگر اتنا ضرور ہوا کہ خدا کے عشق میں اس عبد کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو بے وطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ وطن چھوٹ گیا اور آپؐ اب مدینہ میں تھے۔ خیال تھا اب سکون سے محبوب کی بندگی ہو گی توحید کی منادی ہو گی اور عشق الٰہی کے گیت گائے جائیں گے مگر ایسا نہ ہوا اہل مکہ نے وہاں بھی چین نہ لینے دیا۔ مختلف جگہوں میں آپ کو گھسیٹا۔ اس پر بھی بس نہ کی بلکہ کفر کی تمام قوتوں کو یکجا کیا اور مدینہ پر حملہ کر دیا احباب کرام! دور کا بھی واسطہ نہ تھا اس عاشق الٰہی کو ان جنگوں سے اور ان خون ریزیوں سے مگر عشق و محبت کی پیمائش بھی تو ہونی تھی خوب امتحان لیا محبوب نے اپنے محب کا۔ ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عشق کا امتحان دیتے ہوئے صدق و وفا کی وادیوں کو عبور کرتے چلے گئے اور آخر وہ دن آ گیا جبکہ خدا وحدہٗ لاشریک کا تشکیل دیا ہوا انتظام شریعت اپنی پوری قوت و صداقت کے ساتھ دنیا پر چھا گیا اور اس کا پہلا دن فتح مکہ کا دن تھا جبکہ آسمان سے صدا بلند ہو رہی تھی کہ۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

(بنی اسرائیل آیت ۸۲)

کہ بے شک آج شرک و کفر کی حکومت کا استیصال ہو چکا ہے اور توحید کی نئی حکومت اپنی پوری شان کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔

عاجزی اور انکساری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض اور اوراق ہیں جو مجھے دعوت دیتے ہیں کہ انہیں بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں کیونکہ وہ آپ کے عجز و انکسار کے واقعات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں اور ثبوت مہیا کر رہے ہیں کہ بلا شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عبد کامل تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کا صحیح تصور ہو اور اس کا تعلق اس بلند و برتر ہستی سے ہو تو اس کا دل عاجزی اور انکساری کا مسکن ہو جاتا ہے اور صحیح معنوں میں یہی کمالِ عبودیت کہلاتا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاجزی و انکساری کے واقعات ایک بحر ناپیدا کنار کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں سے بعض کا ذکر ملاحظہ کیجئے!

(۱)۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور فروتنی کا یہ حال تھا کہ خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور آپ کو مخاطب ہو کر یوں ہمکلام ہوا

"اے ہمارے آقا اور ہمارے آقا کے فرزند! ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے فرزند!! آپؐ نے فرمایا۔ تقویٰ سے کام لو شیطان تمہیں پھسلا نہ دے میں عبداللہ کا بیٹا محمد ہوں۔ خدا کا بندہ ہوں اور رسول ہوں خدا نے مجھے جو مرتبہ بخشا ہے اس سے آگے نہ بڑھاؤ"۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ابراہیم الخلیل)

(۲)۔ پھر ایک موقعہ پر جب کہ آپ ایک با اقتدار بادشاہ تھے ایک شخص آپ سے ملنے کے لئے آیا لیکن اس پر نبوت کا اس قدر رعب طاری ہوا کہ کانپنے لگا۔ آپؐ نے اس کی حالت کو دیکھ کر فرمایا۔

"گھبراؤ نہیں میں فرشتہ نہیں ہوں ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی"۔

(شمائل ترمذی)

(۳) ہمارے آقا عبد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز کی شہادت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے الفاظ میں سماعت فرمائیے۔ فرماتی ہیں۔

"حضور جب گھر تشریف لاتے تو گھر کا کام کاج کرتے بکریاں دوہتے اور اپنی جوتی خود سی لیتے گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے"۔

(ابن ہشام جز نمبر ۴ صفحہ ۸۶۲)

(۴)۔ سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکومت دی رُعب اور عزت بخشی مگر تا زیست عاجزی اور انکساری کا پیکر بنے رہے حدیث میں روایت آتی ہے کہ۔۔۔

"جب آپ کھانا کھانے بیٹھتے تو اکڑوں بیٹھتے تو ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا کیفیت ہے بیٹھنے کی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خاکسار بندہ بنایا ہے۔ جبار اور سرکش نہیں بنایا"۔

(شمائل ترمذی)

(۵)۔ پھر غور فرمائیے مکہ فتح ہو چکا ہے کفر کا سر پُر غرور کچلا جا چکا تھا آج دشمن آپ کے رحم و کرم پر تھا دس ہزار پُر جوش مجاہدین اور قدوسیوں کے ساتھ میرے آقا کی سواری مکہ میں داخل ہو رہی تھی خانہ کعبہ کی چابیاں آج مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھیں۔ رئیس قریش ابو سفیان آج حضور کی رکاب تھامے تھا مکہ کے سب کس بل نکل چکے تھے آج ساری عزتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا اور اس کے بندے کے لئے تھیں لیکن وہ فاتح مکہ اپنا سر اونچا کرنے کی بجائے عجز اور فروتنی اور شکر کے جذبات سے سرشار ہو کر اس قدر جھکائے تھا کہ سر کجاوے سے لگ رہا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں ایسے مواقع پر خاکساری اور انکساری کی ایسی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کروں گا چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانی صدق دکھلایا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنی آبروؤں کو اسلام کی راہوں میں نہایت اخلاص سے قربان کیا اس کا نمونہ اور صدیوں میں تو کجا خود دوسری صدی کے لوگوں یعنی تابعین میں بھی نہیں پایا گیا اس کی کیا وجہ تھی؟ یہی تو تھی کہ صحابہ نے اس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی تھی اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کمال محبت اور دلدادگی کی منہ پر روشن نشانیاں اور اس پاک منہ پر نور الٰہی برستا مشاہدہ کر کے کہتے تھے عشق محمد ربّہٗ کہ محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اور پھر صحابہؓ نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا تھا بلکہ اس پیار کے مقابل پر جو ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا خدا کے پیار کو بھی تائیدات خارق عادت کے رنگ میں مشاہدہ کیا تب ان کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے اور ان کے دل بول اُٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے انہوں نے اس قدر عجائبات الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشانِ آسمانی مشاہدہ کئے کہ ان کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے جس کا نام خدا ہے"۔

(شہادت القرآن صفحہ ۵۰)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

چوتھی قسط

مباہلہ کی حقیقت

قرآن و سنت کی روشنی میں

از مکرم ابو عثمان طاہر صاحب

پس مندرجہ بالا تمام بحث سے نتیجہ نکلتا ہے کہ مناظرہ یا مباحثہ کیطرح مباہلہ کے لئے کسی جگہ یا مقام پر اپنے اعزاء و اقارب کو جمع کرنا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اہل سنّت کے مشہور عالم جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے (ملاحظہ ہو معارف القرآن جلد دوم صفحہ ۸۵) ہاں آیت مباہلہ کی رُو سے یہ ضروری ہے کہ کوئی بھی مامور من اللہ ہونے کا دعویدار یا اس کا نائب یعنی خلیفہ اپنے اہل و عیال اقرباء اور اپنے پیروؤں کو اپنے ساتھ ابتہال یعنی خدا تعالیٰ کے حضور گریہ زاری اور عاجزانہ دُعاؤں میں شامل کرے اور یہی وہ "بہل" کا میدان ہے جس میں روحانی معنوں میں انہیں جمع کرنا ضروری ہے۔ اور یہی قاعدہ کلیہ فریق ثانی (یعنی اس مدعی مامور من اللہ یا اس کے نائب یعنی خلیفہ کے مخالفین) پر بھی لاگو ہو گا۔

جیسا کہ آیت مباہلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ"

تو تُو کہہ دے (کہ) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفوس کو اور تم اپنے نفوس کو۔

واضح رہے کہ نفوس سے مراد کسی بھی مامور من اللہ کے پیرو کار ہیں جو روحانی معنوں میں اس کی اولاد میں شامل ہیں۔ کیونکہ وہ ہر حال میں اس کی ہر آواز پر اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح فریق ثانی کے پیرو یا اس کے ہم خیال بھی "نفوس" کی ذیل میں ہی آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں فریق ثانی بھی ایسی حیثیت رکھتا ہو کہ وہ بھی ایک گروہ یا قوم یا جماعت کا نمائندہ ہونے کا دعویدار ہو لیکن شرطیکہ اس کے ہم خیالوں کا وہ گروہ بھی اس کو فی الحقیقت اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہوئے اسے با اعتماد سمجھ کر اس کی ہر آواز پر لبیک کہتا ہو (جیسا کہ آیت مباہلہ میں مندرج الفاظ "اَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ" سے ظاہر ہے) تا کہ وہ بھی اپنے اپنے روحانی بیٹوں یا اپنے فریق کے نمائندہ (یعنی فریق ثانی کا نمائندہ) کے ساتھ مل کر مباہلہ کے میدان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور "ابتہال" یعنی تضرع گریہ زاری اور عاجزی سے دُعا کریں اور ایک دوسرے کے بالمقابل جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں کیونکہ انہی معنوں میں مباہلہ کے ہر دو فریقین کے لئے اشتراک کا مفہوم پایا جاتا ہے نہ کہ کسی ایک مقام پر جمع ہونے کے لئے۔ جیسا کہ آیت مباہلہ کے مندرجہ بالا الفاظ کے بعد فرمایا۔

"ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ"

یعنی پھر گڑگڑا کر دُعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اگر مباہلہ میں کسی ایک مقام یا جگہ کا تعین ضروری نہیں ہے تو پھر آیت مباہلہ میں تَعَالَوْا نَدْعُ کے الفاظ کیوں آئے ہیں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ تَعَالَوْا کے معنی عربی لغت میں کسی کو مخاطب کرنے کے علاوہ اپنی طرف متوجہ کرنے یا توجہ دلانے اور پکارنے تبلیغ و تلقین کرنے اور کسی ایک بات پر اتفاق رائے کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے بھی آتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں سورۃ آل عمران ہی میں (آیت مباہلہ) کے بعد آتا ہے۔

"قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ۔"

(آل عمران آیت ۶۴)

کہہ دو اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

اس آیت کریمہ میں واضح طور پر لفظ "تَعَالَوْا" دعوت دینے اور کسی ایک بات پر متفق ہونے کے معنوں میں آیا ہے۔ اور اس میں اہل کتاب یہودیوں نصرانیوں اور ان جیسے لوگوں کو اسلام کی اس بات پر دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بھی کم از کم اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اس لئے فقط اسی کی عبادت کریں جس کے لئے تمام انبیاء کرام دُنیا میں بھیجے گئے۔ چنانچہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ "کلمہ" کا اطلاق مفید جملے پر آتا ہے۔ جیسے یہاں کلمہ کہہ کر پھر سَوَآءٍ ..... الخ کے ساتھ اس کا وصف بیان کیا گیا سَوَآءٍ کے معنی ہیں عدل و انصاف والا جس میں ہم تم برابر ہیں۔ ..... پھر فرماتا ہے کہ آپس میں کبھی ہم خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنالیں ..... ابن جریج فرماتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں ایک دوسرے کی اطاعت نہ کریں۔ عکرمہ فرماتے ہیں کسی کو سوائے خدا تعالیٰ کے سجدہ نہ کریں۔ پھر اگر یہ لوگ اس انصاف والی دعوت کو بھی قبول نہ کریں تو انہیں اپنی اطاعت گزاری کا گواہ بنالو۔"

(تفسیر ابن کثیر جلد اوّل اردو صفحہ ۶)

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

"اس آیت سے تبلیغ و دعوت کا ایک اہم اصول معلوم ہوتا ہے" وہ یہ کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی جماعت کو دعوت دینے کا خواہشمند ہو جو عقائد و نظریات میں اس سے مختلف ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مخالف العقیدہ جماعت کو صرف اسی چیز پر جمع ہونے کی دعوت دی جائے جس پر دونوں کا اتفاق ہو سکتا ہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ ہرقل کو اسلام کی دعوت دی تو ایسے مسئلہ کی طرف دی جس پر دونوں کا اتفاق تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر۔"

(معارف القرآن جلد دوم صفحہ ۸۷)

یہاں یہ امر واضح رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوت ہرقل کو ایک خط کے ذریعے دی جس میں اسلام لانے کی تلقین فرمانے کے بعد آخر پر سورۃ آل عمران کی یہی آیت ۶۴ لکھی تھی (جس کی تفصیل تفسیر ابن کثیر اور صحیح بخاری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "تَعَالَوْا" کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کسی امر پر اتفاق کے لئے یا کسی امر میں ایک دوسرے کی دعوت میں شریک ہونے کے لئے آپس میں آمنا سامنا ضروری ہو۔ اور تَعَالَوْا کے یہی معنے سورہ النساء آیت ۶۱ اور سورۃ المنافقون آیت ۱۵ میں بیان ہوئے ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ منافقین کی اندرونی حالت بیان فرماتے ہوئے انہیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر توجہ دینے کی تلقین فرما رہا ہے تا کہ اللہ کا رسول ان کے لئے توبہ و استغفار کرے تا وہ ہلاکت اور روحانی موت سے بچ سکیں۔

اسی طرح سورہ انعام آیت ۱۵۱ میں تَعَالَوْا کا لفظ شرک سے اجتناب والدین سے حسن سلوک کے لئے تلقین اولاد قتل سے باز آنے بدیوں سے اجتناب اور قتل جیسے گھناؤنے فعل سے باز رہنے کے لئے توجہ دلانے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ مخاطبین کو ایک جگہ پر اکٹھے کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ وعلیٰ ھذا القیاس۔

اسی طرح لفظ "نَدْعُ" کے معنی بھی بنیادی طور پر دعوت دینے کے ہیں جو دینی اصطلاح میں بلانے کے علاوہ پکارنے یعنی عبادت کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے چنانچہ اس لفظ کی تشریح میں مولانا عبدالرشید نعمانی "لغات القرآن" میں لکھتے ہیں:۔

"نَدْعُ جمع متکلم مضارع اصل نَدْعُوْ تھا۔ دَعْوَۃٌ مصدر باب نصر۔ ہم بلالیں گے نَدْعُوْ جمع متکلم مضارع دُعَاءٌ اور دَعْوَۃٌ مصدر باب نصر"

(لغات القرآن عکسی جلد ششم صفحہ ۴۸ مصنفہ مولانا عبدالرشید نعمانی)

اب دیکھتے ہیں کہ یہ لفظ قرآن کریم میں کن کن مقامات پر کن معنوں میں استعمال ہوا ہے چنانچہ سورۃ اعراف میں آتا ہے:

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً" (اعراف:۵۵)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔

یہاں اس آیت میں واضح طور پر "اُدْعُوْا" اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارنے سے مراد اس کی عبادت کرنے اور اس سے تضرع اور گریہ زاری سے دعا کے ذریعہ اپنی مراد واصل کی جاتی ہے) نہ کہ [illegible] سے اسے دعوت دینے کے معنوں میں۔ اور یہی نَدْعُوْا کے معنی سورہ النحل آیت ۸۶ میں استعمال ہوئے ہیں جس میں خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر مشرکین کا بتوں کو پکارنے یعنی ان کی عبادت کرنے کا ذکر بیان ہوا ہے۔ اسی طرح سورۃ کہف آیت ۵۲ اور سورۃ طور آیت ۲۸ میں علی الترتیب "نَدْعُوْا اور نَدْعُوْہُ" کے الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کو پکارنے یعنی اسی کی عبادت کرنے کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ العلق آیت ۱۸ میں جہاں قیامت کا حال بیان کرتے ہوئے "نَدْعُ" کا لفظ اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے بتوں کو بلانے (جن کی کفار پوجا کرتے تھے اور جنہیں انہوں نے دنیا میں اپنی ڈھال بنا رکھا تھا) کے بالمقابل اپنی پولیس یعنی فرشتوں کو بلانے کے لئے استعمال کیا ہے جو ظاہر ہے کہ ایک مقام پر جمع کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ کیونکہ قیامت کے دن نہ تو بت اپنے موجودہ فانی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے اور نہ ہی فرشتوں کا کوئی مادی وجود ہوگا کہ جس کی بناء پر ان کا آپس میں مقابلہ ہو۔

پس مندرجہ بالا تمام آیات قرآنیہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تَعَالَوْا، نَدْعُ کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ مباہلہ کے لئے کوئی ایسا میدان ہو جس میں مباہلہ کے فریقین کے بیٹوں عورتوں اور نفوس کا جمع ہو کر ابتہال کرنا ضروری ہو۔ اگر ایسا کرنا لازم ہوتا تو آیت مباہلہ کے مطابق ضروری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت فاطمہ رضی، حضرت علی رضی اور حضرت حسنین رضی (جیسا کہ بعض روایات میں ہے حالانکہ ایسی روایات کا تعلق کسی اور واقعہ سے ہے جب کہ آنحضرت نے تحریری مکتوبات کے ذریعہ اہل نجران کو دعوت اسلام دی جس کے جواب میں نجران کے اسقف نے شرجیل بن وداعہ کی معیت میں ایک وفد آنحضرت کی خدمت میں بھیجا تھا) کے علاوہ اپنی ازواج مطہرات، دیگر رشتہ داروں اور نفوس یعنی پیروؤں کو جمع ہونے کا حکم فرماتے اور اس کے بالمقابل نجران کے تمام عیسائیوں کو بھی ایسا کرنے کی دعوت دیتے اور اس صورت میں تفسیر ابن کثیر کی روایت "کہ جن نصرانیوں کو مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے نکلتے تو لوٹ کر اپنے مالوں اور اپنے بال بچوں کو نہ پاتے" غلط ٹھہرتی۔ اور اسی طرح آیت مباہلہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نصارائے نجران کے چند نفوس پر مشتمل وفد کو دعوت مباہلہ دینے کا حکم نہ دیتا (جو آپ کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مباحثہ کے لئے آیا تھا) جب تک کہ وہ وفد اپنے تمام بیٹوں، عورتوں اور دیگر نفوس یا پیروکاروں کو میدان مباہلہ میں لے کر نہ آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفد نجران کو اس لئے بحکم الٰہی دعوت مباہلہ دی تھی کیونکہ وفد کے تینوں نمائندگان نجران کے تمام عیسائیوں کی طرف سے نمائندہ ہو کر آئے تھے جن کا فیصلہ نجران کے تمام عیسائیوں کے لئے قابل قبول تھا اس لئے نجران کے نمائندہ وفد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت مباہلہ کو قبول کرنے کی صورت میں تمام نصارائے نجران اصولی طور پر اس دعوت مباہلہ میں شامل ہو جاتے تھے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی سنت کے مطابق اتمام حجت کے طور پر وفد نجران کو دعوت مباہلہ دی تا وہ (وفد نجران) تمام نصارائے نجران کے لئے گواہ ٹھہرتا (جیسا کہ روایت سے صاف ظاہر ہے)۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی جب اپنے مخالفین (مکذبین مکفرین اور معاندین) کو بالکل قرآن کریم کی نص صریح کی روشنی میں سنت رسولؐ کے عین مطابق مباہلہ کے چیلنج دیئے تو آپ نے بھی حالات زمانہ کے لحاظ سے اپنے مخالفین میں سے نمائندہ افراد کو نہ صرف تحریری طور پر بلکہ اشتہارات کے ذریعے انہیں مباہلہ سے پہلے ان پر اپنے دعاوی کی حقیقت واضح کرنے کے لئے اتمام حجت کے طور اکٹھا ہونے کی دعوت دی۔ (اسکی تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ کریں) کیونکہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانے میں ابھی ذرائع ابلاغ عامہ کا ایسا جلد یا انتظام رائج نہیں تھا کہ جس کے ذریعے آپ کے تمام مخالفین اور معاندین میں آپ کی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنجوں کی باحسن تشہیر ہو سکتی (جیسا کہ آجکل ہے)۔

اسی طرح سنت رسولؐ کی روشنی میں حالات زمانہ کے عین مطابق ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نائب یعنی خلیفہ نے بھی آپ ہی کی دعاوی کی صداقت کو ہی بنیاد بنا کر جماعت احمدیہ کے مخالفین کے لیڈروں (جو دنیا بھر کے مکفرین، مکذبین اور معاندین) کو تحریری طور پر مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

ولادت

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ عطیہ بیگم سلمہا اہلیہ مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶/۶/۸۹ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ الحی" تجویز فرمایا ہے۔ موصوفہ نے بچی کی پیدائش سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک "وقف نو" کے تحت بچی کو وقف کر چکے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نوزائیدہ بچی کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا کرے اور نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔
نومولودہ مکرم فیض احمد صاحب مرحوم یادگیر کی نواسی اور مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب تیماپوری کی پوتی ہے۔

خاکسار
بشارت احمد حیدر قادیان

ترسیل زر کے متعلق دفتر بدر سے اور مضامین کے متعلق سے ایڈیٹر صاحب سے خط و کتابت کریں۔ (مینیجر بدر)

مولانا فقیر محمد خان صاحب کا ذکرِ خیر

حضرت مولانا فقیر محمد خان صاحب کی زندگی بھی دنیا کیلئے ایک نمونہ تھی۔ اور آپ کی موت بھی دنیا کے لئے ایک نمونہ تھی۔

آپ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل مولانا کی خدمت میں خاکسار حاضر ہوا۔ فرمانے لگے احمید اگلے سال میری آپ سے ملاقات نہ ہو گی۔ میرے آقا کی خدمت میں میری وفات کی اطلاع دے دینا۔ اور نماز جمعہ کے بعد البیت الاقصیٰ میں میری نماز جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست دے دینا۔

ان کے حکم کے مطابق خاکسار نے حضور کی خدمت اقدس میں اطلاع بھجوا دی۔ ربوہ میں ان کی ہدایت کے مطابق خاکسار نے مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں نماز جنازہ غائب کے ادا کرنے کے بارہ میں درخواست دیدی۔ ۲۷ جنوری ۱۹۸۹ء کو جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد مولانا فقیر محمد خان صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا ہو گئی۔ اس سے قبل درہ شیر خان میں مولانا صاحب نے اپنی وفات سے چند روز قبل چیئرمین صاحب جو کہ غیر احمدی ہیں۔ انہیں بلا کر کہا کہ میں اللہ کے فضل سے احمدی ہوں۔ اور میری وفات کا وقت قریب ہے۔ تو میری موت کے بعد آپ میری جماعت احمدیہ کوٹلی۔ گوئی۔ بھابھڑہ۔ اور آرام باڑی والوں کو اطلاع دے دیں۔ اور آپ نے غیر احمدی بھائیوں سے کہا کہ اگر میری جماعت کا کوئی آدمی میرے جنازہ پر نہ آیا۔ تو جنازہ کی نماز آپ لوگ نہ ادا کرنا۔ بلکہ یونہی طرح دفن کر دینا۔ اور میری موت کی اور تدفین کی اطلاع میرے مرکز ربوہ میں دے دینا۔

مولوی صاحب کی وفات سے ایک دن قبل بھابھڑہ اور آرام باڑی کی جماعتوں کے افراد مولانا صاحب کے پاس گئے۔ تو مولانا نے فرمایا۔ کہ آپ لوگ کل تیاری کر کے آنا۔ دوسرے دن مولانا صاحب وفات پا گئے۔ علیں وفات کے وقت آرام باڑی۔ بھابھڑہ۔ اور کوٹلی کی جماعتوں کے افراد مکرم مربی صاحب سلسلہ احمدیہ کی سربراہی میں مولانا کے پاس جا پہنچے۔ یہ منظر بڑا دیکھنے کے لائق تھا۔ دس ہزار غیر احمدیوں کی موجودگی میں جب جماعت احمدیہ کی تینوں جماعتوں کا وفد درہ شیر خان پہنچا۔ تو مولانا کے غیر احمدی بھائی نے یہ اعلان کیا کہ میرے بھائی جان مرحوم کے وارث احمدی ہیں۔ میں جنازہ ان کے حوالے کرتا ہوں۔ احمدیوں نے فوراً غسل دیا۔ کفن پہنایا۔ اور مولانا صاحب کے جسد خاکی کا سب کو آخری دیدار کروایا۔ اور پھر جماعت ہائے احمدیہ کے افراد نے نماز جنازہ کھلے مقام پر ادا کر کے سپردِ خاک کر دی۔ (نماز جنازہ احمدیوں نے ادا کی۔ اور تجہیز و تکفین بھی احمدیوں نے ادا کی۔)

علاقہ درہ شیر خان کی آبادی ۲۵ ہزار افراد کے لگ بھگ ہے۔ علاقہ کے ہر فرد کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ مولانا صاحب نے پوری زندگی میں ہر معاملہ میں قول اور فعل سے ایک نمونہ دنیا کو دکھایا۔ ۱۹۷۴ء میں مولانا صاحب پر ایک ہیڈ ماسٹر نے ۴۰ لڑکوں کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ مولانا صاحب ان کے نرغہ میں تھے۔ کہ ایک شخص اس جلوس میں سے ہی نمودار ہوا۔ وہ شخص مسلح تھا۔ اور ایک پتھر لشکر کو کہا کہ جو کوئی مولانا صاحب کو نقصان پہنچانے کے ارادہ سے آگے آئے گا۔ اس کو فائر کر کے ختم کر دوں گا۔ اس شخص کا یہ کہنا ہی تھا کہ تو صد افراد کا لشکر تتر بتر ہو گیا۔

اس کے بعد سردار اتفاق احمد خان نے راولپنڈی روانگی کے وقت مولانا کو پیغام دیا کہ آپ میری واپسی تک تائب ہو جائیں یا جان بچانے کے لئے صرف مسلمان ہونے کا اعلان کر دیں۔ مولانا نے فرمایا۔ مامور زمانہ آ گیا ہے۔ اور میں آپ کو مامور زمانہ کو ماننے کا کہتا ہوں۔ اور میرا تو وہی عقیدہ ہے جو آپ مانتے ہیں۔ آپ کے بزرگ اور آپ کے علماء مانتے چلے آئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ سردار صاحب! میرے تائب ہونے کا خیال دل سے نکال دیں۔

اس موقعہ پر سردار اتفاق خان علاقائی چیئرمین نے اپنے ایک خاص آدمی کو کہا کہ میں حکومت کو لکھ کر دے چکا ہوں کہ درہ شیر خان کے علاقہ میں کوئی احمدی نہیں ہے اب آپ جا کر مولانا اور ان کے ساتھیوں کو بتا دیں۔ کہ اگر آپ لوگ احمدیت سے تائب نہ ہوئے تو جوتیوں کے ہار ڈال کر ربوہ روانہ کر دیں گے۔ جب یہ پیغام مولانا کو پہنچا تو خوشی سے آنسو نکل آئے۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اتفاق خان کو واپس آنا نصیب ہوا۔ تو تب ان پر ہاتھ ڈالے گا۔ خدا کی قدرت کہ ایک بسوں کی کمپنی کے مالک اور علاقہ کے رئیس کو راولپنڈی میں پیٹ کا درد ہوا۔ اور ہولی فیملی ہسپتال میں تڑپ تڑپ کر فوت ہو گیا۔ بڑی مشکل سے اس کا جنازہ مل سکا۔ اور جو تاریخ اس نے مولانا کو جوتیوں کا ہار پہنانے کی مقرر کی تھی۔ اسی دن اس کا جنازہ درہ شیر خان پہنچا۔ حضور انور نے جو دعوت مباہلہ دی۔ مولوی صاحب ہر ایک کو کہتے کہ اب ظالموں پر ان کے مظالم کے نتیجہ میں قدرت اپنا رنگ دکھائے گی۔ تو انہی دنوں میں درہ شیر خان میں مولوی صاحب کے خلاف جلوس نکالنے والے ہیڈ ماسٹر اور اس کے تین ساتھیوں کی ایک خوفناک حادثہ نے جان لے ڈالی۔ یہ وہ لوگ تھے جو کہ درہ شیر خان میں احمدیوں کے اوّلین دشمن تھے۔ ان لوگوں نے وہاں احمدیوں کے خلاف ہر حربہ استعمال کیا۔ لیکن ناکام رہے اور ہمیشہ ناکام ہی رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

والسلام۔ طالب دعا:۔ عبدالحمید ٹاک حلقہ اشرف ربوہ

منقولات

جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

جاریہ صدی کو غلبۂ احمدیت کی صدی منانے کا اعلان

تبلیغِ احمدیت کا ۶ نکاتی پروگرام مرتب ۔ سیٹھ الیاس احمد کی پریس کانفرنس

یادگیر (کرناٹک) (اسٹاف رپورٹر) اپنے قیام کی دوسری صدی کو جماعت احمدیہ غلبۂ احمدیت کی صدی کے طور پر منا رہی ہے۔ یہ انکشاف یہاں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے سابق امیر جماعت احمدیہ کرناٹک جناب سیٹھ الیاس احمد نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب کے ایک چھوٹے سے دیہات قادیان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اور آج سو سال بعد احمدیت دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں پھیل چکی ہے اور پوری دنیا میں اس وقت دو کروڑ احمدی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کے سو سال مکمل ہونے پر مارچ کے آخری ہفتہ میں جماعت کا صد سالہ جشن تشکر دنیا بھر میں بہت عالیشان پیمانے پر منایا گیا۔ جشن تشکر کے موقع پر جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ مکرم و محترم حضرت مرزا طاہر احمد نے ۶ نکاتی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے جو اس طرح ہیں:-

۱- جاریہ صدی کو غلبۂ احمدیت کی صدی کے طور پر منائیں۔

۲- قرآن مجید کا دنیا کی ممتاز سو زبانوں میں ترجمہ کروایا جائے۔

۳- رفاہ عام کے کام عالمی سطح پر کئے جائیں۔

۴- جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ سے متعلق عالمگیر تصاویری نمائش کا اہتمام کیا جائے۔

۵- اگلے دو سالوں کے درمیان پیدا ہونے والے احمدی بچوں کی زندگیوں کو تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کر دینا۔

۶- یتامیٰ کو گود لینے کی تحریک۔

جناب سیٹھ الیاس احمد نے اس چھ نکاتی پروگرام کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ کسی جماعت کا سو سال تک باقی رہنا یقیناً اس کی صداقت کا واضح ثبوت ہے۔ جماعت احمدیہ نہ صرف سو سال سے قائم ہے بلکہ وہ آج دنیا بھر میں پھیل چکی ہے اور دنیا کے ایک سو بیس(۱۲۰) ممالک میں احمدیت کو ماننے والوں کی تعداد ۲ کروڑ تک پہنچ چکی ہے انشاء اللہ جاریہ صدی کے آخر تک احمدیت کو ساری دنیا پر غالب کر دینے کے لئے احمدی برادران ہر ممکنہ کوشش کریں گے اور جانی و مالی کے علاوہ ہر ممکن قربانی دیں گے۔ ہمارے سربراہ اعلیٰ کی ہدایت کے بموجب جماعت کا ہر فرد کم از کم ایک نیا احمدی ضرور بنائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ احمدیت کی تبلیغ کا بہت بڑا پروگرام عالمی سطح پر مرتب کیا گیا ہے۔ اگلے دو سالوں کے دوران پیدا ہونے والے احمدی بچوں اور یتامیٰ کو گود لے کر انہیں احمدیت کی تبلیغ کے لئے وقف کر دیا جائے گا۔ نیز احمدیت کی تبلیغ کا جو سب سے بڑا اور مؤثر ذریعہ ہے وہ عالمگیر تصاویری نمائش ہے جو جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ سے متعلق ہوگی۔ یہ نمائش دو طرح کی ہوگی ایک متحرک دوسری غیر متحرک۔ متحرک نمائش دنیا بھر میں گھمائی جائے گی اور غیر متحرک نمائش کا اہتمام ان مقام پر کیا جائے گا۔ جہاں احمدی بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ یہ نمائش مستقل ہوگی۔ قرآن مجید کا اب تک پچاس زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ چنانچہ نمائش میں قرآن مجید کے ان تمام تراجم، ۱۰۰ زبانوں میں منتخب آیات، منتخب احادیث نبوی، منتخب ملفوظات امام جماعت احمدیہ رکھے جائیں گے۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے علاوہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں تعمیر کردہ مساجد، جماعت کے اہم مشن ہاؤس، تعلیمی مراکز، تعلیمی سنٹرز کی تصاویر اور ماڈل تیار کروا کر رکھے جائیں گے۔ نیز امام جماعت احمدیہ کے مکتوبات، تصانیف، تفاسیر، تراجم اور قلمی مسودات کے علاوہ تاریخی و یادگار تصاویر، امام جماعت احمدیہ کے ابتدائی معاونین کی تصاویر مع تعارف اور مقامی، اندرون و بیرون ملک کے جماعتی دوروں کی تصاویر اور جماعت کے ابتدائی و مشہور مبلغین کی تصاویر آویزاں کی جائیں گی۔ جماعت کی جانی و مالی قربانیوں کے ذریعہ ترویج کرنے والوں اور مختلف شعبۂ حیات میں بنی نوع انسان کی خدمت انجام دینے والے احمدیوں کے گرافس کی صورت میں تیار کئے گئے چارٹس بھی آویزاں کئے جائیں گے۔ نمائش میں ایک بڑے سائز کے ورلڈ میپ کو ڈسپلے کیا جائے گا جو الیکٹرانک سسٹم سے جماعت احمدیہ کے مشن، مساجد، اسکولوں اور ہسپتالوں وغیرہ کو مختلف روشنیوں کے ذریعہ نمایاں کرے گا۔ نیز آڈیو اور ویڈیو سیکشن کو قائم کر کے اس کے ذریعہ سمعی و بصری دونوں طریق سے جماعتی تعارف اور جماعتی مساعی کو بہتر اور مؤثر رنگ میں پیش کیا جائے گا اور بیرونی ممالک و مقامی جماعتوں کی تاریخ کارکردگی اور خدمت خلق و دیگر شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے احمدیوں کا تعارف بھی پیش کیا جائے گا۔ غرض کہ یہ ایک نادر اور اپنے طرز کی پہلی عالمگیر نمائش ہوگی یہ نمائش جو جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں کامیاب مظہر ہوگی۔ دیکھنے کے بعد عدم واقفیت کی بنا پر غلط فہمیوں کا شکار افراد حقیقت کو جان جائیں گے اور ان کے سینوں میں جماعت کے لئے ایک صاف اور غیر جانبدارانہ جذبہ ابھرے گا جو آگے چل کر قبولیت احمدیت کا مؤثر سبب بھی بن سکتا ہے۔ جناب سیٹھ الیاس احمد نے اپنی گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ مارچ کے آخری ہفتہ میں جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر متعلقہ پروگرام کے مطابق کرناٹک کے مختلف مقامات بالخصوص یادگیر، گلبرگہ اور بنگلور میں دو روزہ جلسے منعقد ہوئے، خواتین کے بھی اجتماعات ہوئے۔ اور عبادات کے خصوصی محفلیں منعقد ہوئیں رفاہ عامہ کے مختلف کام انجام پائے انہوں نے مزید بتایا کہ قرآن کریم کا دنیا کی سو ممتاز زبانوں میں ترجمہ کا کام مکمل ہو چکا ہے لیکن صرف پچاس تراجم ہی شائع ہو چکے ہیں انشاء اللہ بقیہ پچاس تراجم بھی اگلے دو سالوں کے دوران شائع کرنے کی کوشش ہے۔ اس کا مقصد دنیا کی دیگر اقوام کو قرآنی تعلیمات سے واقف کروانا ہے۔

(باہمنی نیوز حیدر آباد ۱۲ر اپریل سنہ ۱۹۸۹ء)

پاکستان میں مظالم کے خلاف

جماعت احمدیہ اقوام متحدہ سے رجوع

۷۰۰ احمدی جیل میں، ۲۴ احمدی شہید، اہم عہدوں سے احمدی معطل

یادگیر ۱۲ر اپریل (اسٹاف رپورٹر) پاکستان میں سابقہ مارشل لاء حکومت نے احمدیوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں وہ انسانیت کے لئے باعث شرم ہیں۔ نظام مصطفیٰ کے نام پر انسانی حقوق کی پامالی کی گئی یہ الزام یہاں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کرناٹک کے سابق صدر جناب سیٹھ الیاس احمد نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں پچاس لاکھ سے زائد احمدی آباد ہیں جو بڑے اہم عہدوں پر فائز تھے اور کاروبار میں بھی غیر معمولی ترقی یافتہ ہیں۔ محض اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں پاکستان کی باگ ڈور احمدی اپنے ہاتھ میں نہ لے لیں انہیں تعلیمی معاشی حیثیت سے پسماندہ کرنے کی کوشش کا آغاز مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۴ء میں نیشنل اسمبلی میں ایک بل پاس کروا کر احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دیا اور ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق کی مارشل لاء حکومت نے ایک اور بل منظور کرتے ہوئے احمدیوں پر اذان دینے اور کلمہ پڑھنے کی پابندی لگاتے ہوئے ان کی مساجد کو منہدم کروا دیا۔ جس کے خلاف احتجاج کے دوران ۲۴ احمدی شہید ہو گئے اور سات سو احمدی جیل بھیج دیئے گئے۔ اس طرح مارشل لاء حکومت نے احمدیوں کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اہم عہدوں سے معطل کر کے ان کی جائیداد و املاک اور کاروبار کو نقصان پہنچا کر انسانی حقوق کی پامالی کی ہے جس کے خلاف جماعت احمدیہ اقوام متحدہ سے رجوع ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دنیا کے ایک سو بیس(۱۲۰) ممالک میں احمدی ۲ کروڑ کی تعداد میں آباد ہیں اور کئی اسلامی ممالک میں ان کی سرگرمیاں جاری ہیں مگر کسی بھی ملک میں ان سے پاکستان جیسا معاندانہ رویہ نہیں اپنایا گیا۔ جناب سیٹھ الیاس احمد نے مزید بتایا کہ جماعت احمدیہ کے اعلیٰ سطحی وفد نے وزیر اعظم شری راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ روا غیر انسانی طرز عمل سے واقف کروایا اور یہ مطالبہ کیا کہ حکومت ہند ہندوستانی احمدیوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالے کہ وہ اپنے طرز عمل میں تبدیلی لائے اور احمدیوں کے ساتھ انصاف پسندی سے پیش آئے اور ان کے سلب کردہ اختیارات لوٹا دے۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعظم نے اس سلسلہ میں حکومت پاکستان سے گفت و شنید کرنے کا تیقن دیا ہے۔

(باہمنی نیوز حیدر آباد ۱۲ر اپریل سنہ ۱۹۸۹ء)

درخواست دعا:- مکرم انوار احمد صاحب مسقط سے لکھتے ہیں کہ خاکسار اپنے بیٹوں۔ بلال احمد واقف زندگی بعمر دو سال اعصابی کمزوری کی وجہ سے نہ تو بیٹھ سکتا ہے اور نہ ہی چل سکتا ہے۔ دوسرے بیٹے محمد عامر بعمر [illegible] کو شدید قسم کا [illegible] بیماری کا حملہ ہوا اور مسقط میں ۲ ہفتہ ہسپتال میں زیر علاج رہا آجکل پاکستان میں زیر علاج ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ادارہ)

مضافاتِ یادگیر کا سہ روزہ تبلیغی و تربیتی دورہ

اور

۱۸ سعید روحوں کا قبولِ احمدیت

مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵/۶/۸۹ سے سہ روزہ بہ معیت خاکسار مع داعیان الی اللہ۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب کی زیر قیادت مضافات یادگیر کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ سب سے پہلے یہ وفد ایلور پہنچا جو کہ یادگیر سے ۱۶ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ پھر ایلور سے ملا بزرگ۔ گاڈگیرہ اور ہنجال کا بھی دورہ کیا ہنجال میں پروگرام کے مطابق جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ ہنجال میں سخت مخالفت ہے۔ بہرکیف جلسہ محترم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت ہوئی۔ اس کے بعد محترم اسد اللہ صاحب گڈے کی نظم ہوئی بعدہ خاکسار کی تقریر ہوئی۔ بعدہ ایک نظم محترم وسیم احمد صاحب وسیم نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر ایک کنڑی میں تقریر ہوئی جو محترم بشیر الدین صاحب بٹیلی نے کی۔ بعدہ صدارتی خطاب ہوا۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ کے فضل سے جلسہ میں حاضری کافی اچھی تھی۔ اور وہ مخالفین جو قریب نہیں آئے تھے وہ گھروں پر سے ہماری کارروائی کو سنتے رہے۔ ایسا ہوا کہ صبح سے لوگ ہمارے پاس آنے لگے اور مختلف سوالات کرتے رہے۔ ہم نے اللہ کے فضل سے ان کے سوالات کا احسن رنگ میں جواب دیا۔ اور ان کو جماعت کے تعلق سے اچھی طرح واقف کروایا۔ اللہ کے فضل سے ان احباب میں سے بارہ (۱۲) افراد نے بیعت کی۔ جن میں ایک گریجویٹ [illegible] بھی ہے۔ اور ایک ماہر حکیم بھی شامل ہیں۔ الحمد للہ۔ پھر جب ہم شام کو ملا بزرگ پہنچے تو وہاں پر بھی کافی دیر بحث ہوئی اور وہاں پر ایک نوجوان حاجی صاحب مع اپنے اہل و عیال کے جو کہ ۶ افراد پر مشتمل ہیں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نو مبائعین کی استقامت کے لئے درخواست دعا ہے۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم پر کینیڈا کی تشویش

۸ر جون کینیڈا نے پاکستانی حکومت کی اس کارروائی پر فکر مندی کا اظہار کیا ہے جس کے مطابق پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ کینیڈا کا تصور ہے کہ پاکستان کا جماعت احمدیہ کے خلاف رویہ عالمی ممالک کی روایات اور القوانین کے خلاف ہے۔

(روزنامہ پنجابی ٹریبیون چنڈی گڑھ ۹ر جون ۱۹۸۹ء)

ولادت

مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف عثمان آباد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۹/۱/۸۹ کو اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "وجاہت احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے والدین نے حضور انور کی بابرکت تحریک وقف نو کے مطابق وقف کر دیا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بطور شکرانہ مبلغ ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔

ناظر بیت المال آمد

صد سالہ جوبلی فنڈ اور احبابِ جماعت کی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو اپنے سفر زندگی کی پہلی صدی مکمل کر کے دوسری صدی میں داخل ہو چکی ہے۔ اس وقت دنیا بھر کی جماعتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت اور مشفقانہ راہنمائی میں صد سالہ جوبلی جشن تشکر کو شایانِ شان منانے میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیان مرکز اور بھارت کے مختلف صوبہ جات کی جماعت ہائے احمدیہ نے اس جشن تشکر کو شایانِ شان رنگ کے ساتھ منایا ہے۔ اور یہ سلسلہ آخر دسمبر ۱۹۸۹ء تک چلے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس جشن تشکر کو منانے کے ساتھ ساتھ اشاعت اسلام اور تراجم قرآن کریم وغیرہ متعدد ایسے جماعتی پروگرام بھی ہیں جن کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ افراد جماعت جو ابھی تک اپنے وعدہ جات سو فیصد ادا نہ کر سکے ہوں سے اپنے بقایا جات آخر ۸۹ء سے قبل سو فیصدی ادا کرنے کی درخواست ہے۔

اس وقت نظارت ہذا کے ریکارڈ کے مطابق قریباً چھ لاکھ روپے کے وعدہ جات جوبلی فنڈ قابل وصول ہیں۔ ان وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر فرمائی تھی۔ اس کے بعد بعض احباب جماعت کے بار بار اصرار پر کہ ہم تا حال اپنے ذمہ بقایا ادا نہیں کر سکے ہیں۔ ہمیں محرومی کا شدید احساس ہے۔ اس مقصد کے لئے مزید ایک سال مہلت منظور فرمائی جائے۔ چنانچہ حضور انور نے ازراہ کرم مورخہ ۷/۱/۸۹ کے خطبہ جمعہ میں صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۹ء مقرر فرمائی ہے۔

حضور انور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جن افراد جماعت نے پہلے اپنی مالی حیثیت سے کم وعدہ لکھایا ہے وہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق اضافہ کے ساتھ سو فیصد کی ادائیگی مکمل کریں اور جو افراد جماعت (مرد۔ عورت۔ بچے) تا حال اس بابرکت تحریک میں کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے ان کے لئے یہ سنہری موقعہ ہے کہ وہ اس عرصہ کے اندر اندر جلد از جلد اپنی مالی حیثیت کے مطابق وعدہ اور سو فیصدی ادائیگی بھی ساتھ ہی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں تاکہ سو فیصدی جوبلی فنڈ کی ادائیگی کرنے والے افراد جماعت کی فہرست میں ان کا نام بھی شامل کیا جا سکے۔

لہٰذا احباب جماعت اور عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ وہ فوری توجہ فرماویں تاکہ ہمارا کوئی احمدی بھائی یا بہن اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ ۱۲/۵/۸۹ کو عزیزم مکرم عارف محمد صاحب شاد صفیلی ابن مکرم محمد الیاس صاحب صفیلی یادگیر [illegible] کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ بارات یادگیر سے [illegible] پہنچی جہاں پر مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے عزیز کا نکاح مکرمہ [illegible] بیگم صاحبہ بنت مکرم خواجہ معین الدین صاحب مرحوم کنگاوتی کے ساتھ مبلغ [illegible] روپے حق مہر پر پڑھا اور مناسب موقع تقریر کی۔ اسی شام بارات [illegible] یادگیر پہنچی۔ مورخہ ۱۳/۵/۸۹ کو مکرم محمد الیاس صاحب صفیلی یادگیر نے اپنے [illegible] احباب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

بقیہ صفحہ ۲ اداریہ

ہوتا ہے۔ مگر عمل یہ ہے کہ قائد اعظم کے دور میں وزیر خارجہ ایک معزز احمدی تھے اور یہ لوگ احمدیوں کے حقوقِ انسانی پر ہی قدغن لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ یہ درندہ صفت علماء بالخصوص جماعت اسلامی کے علماء جو بڑھ بڑھ کر اسمبلی میں بیان بازی کرتے ہیں۔ ہر الیکشن میں بری طرح ہار جاتے ہیں۔ لہذا عوام ان کے ساتھ نہیں ان کی درندگی سے خوفزدہ ہو کر وہ خاموش رہتے ہیں مگر جب الیکشن ہوتا ہے تو ان کو ووٹ نہیں دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سے نفرت کرنے کے نتیجہ میں آج پورا پاکستان نفرتوں کا گہوارہ دکھائی دیتا ہے

چھائے ہیں نفرتوں کے اندھیرے ایک سمت
یارو! کوئی چراغ محبت جلائیے

عبد الحق فضل

حفظ کلاس میں داخلہ کے لئے ایک ضروری وضاحت

چند سال سے مدرسہ احمدیہ کے ساتھ قرآن کریم حفظ کرنے کی غرض سے حفظ کلاس کا اجراء کیا گیا تھا اور اس میں داخل ہونے کیلئے درج ذیل شرائط تھیں

۱۔ عمر زیادہ سے زیادہ ۱۳ سال ہو اور قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو

۲۔ اگر تو طالبعلم معیار کے مطابق حفظ کرتا رہا تو اسکو حفظ کلاس میں پڑھائی کا موقعہ دیا جاتا ہے بصورت دیگر فارغ کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ ایسے طلباء کی ملازمت کے بارہ میں ذمہ دار نہ ہوگی۔

اس لئے احباب جماعت اس بارہ میں مطلع رہیں کہ حفظ کلاس کے لئے صرف ایسے بچے مرکز بھجوائے جائیں جنکا حفظ قرآن کریم مکمل ہونے کے بعد انکے والدین کے ذہن میں بچے کی آئندہ زندگی کیلئے معین سکیم ہو۔ کیونکہ حفظ قرآن کریم اضافی خوبی کے طور پر ہے۔

نوٹ:۔ نظارت ھذا کی اجازت کے بغیر کسی بچے کو مرکز نہ بھجوایا جائے بلکہ پہلے بچے کے کوائف لکھ کر اجازت لینی ضروری ہے عدم تعمیل کی صورت میں ایسے بچے کو مجبوراً فوری طور پر اُسکے گھر واپس بھجوا دیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اخبار قادیان

قادیان ۱۴/ وفا (جولائی) آج یہاں پورے اہتمام کے ساتھ احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی عید الاضحیٰ منائی گئی مضافات قادیان سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان دوگانہ ادا کرنے کیلئے قادیان پہنچے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر امامت نماز ادا کی گئی۔ فالحمد للہ

● ـ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بمع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور دیگر درویشان کرام و احباب جماعت بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

ہدایات بابت دینی امتحان مجالس انصار اللہ بھارت

(1) امسال مجالس انصار اللہ بھارت کے دینی امتحان کی تاریخ ۲۷/ اگست ۱۹۸۹ء بروز اتوار مقرر کی گئی ہے مقامی ناگزیر حالات کی وجہ سے مجالس یہ امتحان زیادہ سے زیادہ پندرہ یوم کی تاخیر سے منعقد کر سکتی ہیں البتہ تاخیر کی وضاحت لازمی ہوگی۔

(۲) بوقت امتحان نصاب کی کتب سے مدد لینے کی اجازت ہوگی۔ مگر جوابات بہر حال اپنے الفاظ میں دینے ہونگے۔ کتاب کی یا ایک دوسرے کی ہو بہو نقل کالعدم قرار دے دی جائے گی اور ان جوابات کے نمبر شمار نہیں کئے جائیں گے۔

(۳) جشن تشکر کے سال اس دینی امتحان میں شامل ہونے والے انصار و اطفال الاحمدیہ کے اسماء گرامی ایک رجسٹر میں محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۴) اطفال الاحمدیہ کا دینی امتحان اس سال ہر مجلس کے زیر انتظام زبانی ہوگا۔ البتہ انعامی مقابلہ کا امتحان بدستور سابق اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر قادیان میں زبانی ہوگا زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ۔ اس دینی امتحان میں تمام انصار بھائیوں اور عزیزوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں اور امتحان دہندگان کے اسماء گرامی جلد دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائے جائیں۔ تاکہ امتحان سے متعلق کاروائی ساتھ ساتھ آسانی سے مکمل ہوتی رہے پرچہ سوالات مقامی زبان میں مہیا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف؛ مالکان حمید ساری مارٹ، قالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

پیشکش کردہ:۔ بانی پولیمرز کلکتہ۔ ۴۶

ٹیلیفون نمبرز ۵۲۰۶۔ ۵۱۲۷۔ ۸۰۲۸۔ ۴۲

اعلان دعا

مکرم عاشق منظور حسین صاحب احمدی بٹالہ سے بی ایس ایف میں ملازم ہیں موجودہ مخدوش حالات میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور احسن رنگ میں ڈیوٹی انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے والدین کی صحت و سلامتی کیلئے درخواست دعا ہے (ادارہ)

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

(ترجمہ) دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے

AZ

MOHAMMED. RAHMAT. PHONE C/O 376008
SPECIALIST. IN ALL KINDS
OF TWO WHEELER
MOTOR VEHICLES
45-BPANDUMALI COMPOUND
DR. BHADKAMKAR MAG BOMBAY - PH - 400008

ارشاد بُک ڈپو

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لاؤ ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

(حدیث نبویؐ)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES SIZES
FIRE WOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
Po VANIYAMBALAM (KERALA)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTO WINGS

آٹو ونگس

15- SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE NO 76363
74350

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳...

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PH- 275475 }
RESI - 273903 } CALCUTTA - 700073

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 279203
CARD BOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI. ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE AND HERI (EAST)
PH- OFFICE - 6348179
RESI - 6289389 BOMBAY - 400099

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرشید جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری مارکیٹ ناظم آباد کراچی فون ۶۲۹۳۳۳۳

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِىْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

[تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE - 670001 - PH - 4498 (KERALA)
HEAD OFFICE :- PO PAYANGADI - 670303 - PH - 12

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ... رحمہ اللہ تعالیٰ)

گڈ لک الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی آڈیو شا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش SAIRA TRADERS

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYA POOL
HYDERABAD 500002
PHONE - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ملفوظات جلد ہشتم

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے۔ فون ۲۹۱۶۴

پتہ نمبر ۲/۴/۲۱۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد نمبر ۲۷ آندھرا پردیش

AUTHORISED JEEP ... PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
HM
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 ...

"AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل، کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

تار کا پتہ

ٹیلیفون نمبرز { 26-5222 / 26-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱ — AUTOTRADERS 16 MANGOLANE CALCUTTA - 700001

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"

(کشتی نوح)

AIR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!